

Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری  
Zara Abir

# ماہکان

از حفصہ جاوید



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی  
کرنے سے گریز کیا جائے۔

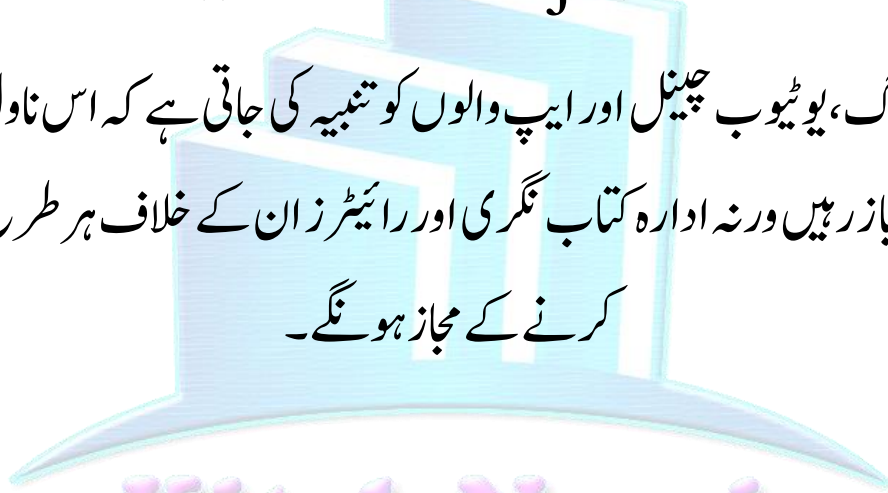
Posted on Kitab Nagri

# ماہکان

## Moonlight of my heart

writer hifza javed

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔



قسط نمبر: 3

تین سال بعد

ماہکان اس وقت دیوار پر چڑھی ہوئی تھی۔ اس کا رخ گھر کے دوسرے طرف والے لان میں تھا۔ نوکر اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے۔ اس وقت ماہکان نے بالوں میں کپڑے کا بینڈ لگا رہا تھا۔ ماہکان نے اس وقت نیلے رنگ کا فراک پہنا رکھا تھا۔ گلے میں چھوٹا سا ڈوپٹہ لیئے یہ دوسرے گھر سے کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ ہاتھوں میں اس نے بال اٹھا رکھی تھی۔ حنا جب اپنے لان میں آئی تو اس کی چیخیں نکل گئی۔

## Posted on Kitab Nagri

"ارے یہ لڑکی کیا چیز ہے۔ کیا کر رہی ہو تم۔"

"میں کچھ نہیں رزلٹ کا انتظار۔ تمہیں اتنی ساری کالز کی مگر تم نے جواب نہیں دیا۔ اب مجھے خود ہی تمہیں آکر دیکھنا پڑا کیا تم زندہ ہو یا گزر گئی۔"

"دنیا کے انتہائی فضول ترین انسان جو ہوں گے ان میں شامل ہو تم۔ تم جانتی ہو ایسے اگر تمہیں ارش بھیانے دیکھ لیا تو کیسے پورے گھر میں شور مچ جائے گا۔"

"کسی کو معلوم نہیں ہو گا ویسے بھی دیوار پر اور درخت پر چڑھنا تو مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔ تم جانتی ہو بچپن کی مجھے کوئی بات تو یاد نہیں مگر ایک بات یاد ہے کہ ارش بھیا مجھے کیسے اٹھایا کرتے تھے جب میں درخت پر چڑھ جایا کرتی تھی۔ ایک بات مجھے یاد ہے میں نے درخت سے ایک بار چھلانگ لگائی تھی اور ارش بھیانے مجھے پکڑا تھا۔ ابھی تک میں وہ بات نہیں بھولی لیکن ارش بھیا کا چہرہ مجھے نظر نہیں آتا۔"

حنا یہ بات جانتی تھی کہ ماہکان کی یادداشت بہت کم ہے۔ کچھ باتیں اسے یاد ہیں پرانی مگر چہرے یاد نہیں۔ اسی وجہ سے اسے یاد نہیں تھا کہ جب اس نے چھلانگ ماری تھی تو اسے پکڑنے والا ارش نہیں بلکہ حیدر تھا۔

حنا اور اسے بار بار فورس کر رہی تھی کہ تم نیچے آؤ مگر ماہکان کسی کی بات نہیں مانتی تھی۔ نوکر بھی ایک طرف سر جھکا کر کھڑے ہوئے تھے انہیں معلوم تھا کہ اگر ماہکان کو چوٹ آتی ہے تو ارش اور شہریار صاحب ان سب کو ڈانٹیں گے۔ ماہکان نے اپنے گھر میں ایک گاڑی کو داخل ہوتے ہوئے دیکھے تو اسے پتہ چل گیا کہ اس کے بابا آگئے ہیں۔ ماہکان نے فوراً اسے اپنے گھر کی طرف چھلانگ لگائی۔ حنا بھی دوسری طرف پریشان ہو گئی کہ یہ لڑکی



## Posted on Kitab Nagri

کسی نہ کسی دن اپنی کوئی ایک ٹانگ ضرورت توڑے گی۔ ماہکان بابا کی طرف دیکھنے لگی جو گاڑی سے نکل رہے تھے۔ آج بھی شہر یار ویسے ہی تھے جیسے جوانی میں۔

"میرے ہینڈ سم بابا۔"

ماہکان اپنے والد کے پاس گئی اور ان کے سینے سے لگ گئی۔

"ہینڈ سم بابا کی ہینڈ سم بیٹی دیوار پر چڑھ کر کیا کر رہی تھی۔"

"کچھ نہیں بابا وہ میرا زلٹ ہے نہ آج تو سوچا کیوں نہ تھوڑا بخوائے ہی کر لیا جائے۔"

"بیٹا ارش کا پتا ہے نہ وہ کتنا سخت ہے۔ تم پہلے ہی کتنی دفعہ اپنا نقصان کر چکی ہو۔ اس کو اچھا نہیں لگتا تمہاری ایسی حرکتیں سن کر۔"

"بابا بھیا تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ اچھا بتائیں نہ اگر میں فیل ہو گئی تو کیا آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔"

"جی نہیں میں اپنی بیٹی سے کیوں ناراض ہونے لگا۔ ہاں مگر ارش سے تمہاری کلاس ضرور ہوگی۔"

"بابا آپ بھیا کو منع کیوں نہیں کرتے ہر وقت تو مجھے ڈانٹ ہی پڑتی رہتی ہے ان سے۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں

بلکل ایک چھوٹا سا بے بی ہوں جسے اگر گھانسی بھی آئے گی تو اسے اٹھا کر ہسپتال لے جائیں گے۔"

شہر یار اپنی معصوم بیٹی کی بات پر بہت ہنسے۔ اب ان کی بیٹی کو کون سمجھتا کہ یہ ارش اور ان کے لیے کیوں

ضروری تھی۔ دنیا میں ارش اور ان کا واحد رشتہ ہی یہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"چلو اندر چلیں اب میرا خیال ہے تم نے آج کے دن کے لیے بہت مستی کر لی ہے۔"

شہریار ماہکان کے ساتھ اندر آئے۔ اماں جو ارش کی آیا تھی وہ اب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اماں نے ماہکان کو دیکھا تو فوراً اس کی طرف آئی۔

"ہائے پتر میں تیری بیٹی سے بہت تنگ ہوں۔ یہ ہمیں بہت تنگ کرتی ہے۔ ابھی بھی ملازم مجھے بتا رہے تھے کہ سامنے دیوار پر چڑھ کر حنا سے باتیں کر رہی تھی۔"

"اماں آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں نے کوئی بہت بڑا کام کر دیا ہے۔ صرف دیوار پر ہی تو چڑھی ہوں نہ میں۔ ویسے بھی اب آپ جیسا کہتی ہیں کہ لڑکیوں کو ہر وقت گھوگھٹ پہن لینا چاہیے ایسا تو نہیں ہو گا نہ۔"

"دیکھ لے شہریار میں کوئی بات کہوں اسے تو کیسا جواب دیتی ہے یہ مجھے۔"

"اماں بچی ہے ابھی۔ ایسے کام اگر یہ اس عمر میں نہیں کرے گی تو کب کرے گی۔"

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

ملازم بھاگتا ہوا آیا۔

"چھوٹی بی بی آپ کا رزلٹ آگیا ہے۔"

"کیا بنا۔"

ماہکان صوفے سے اٹھ گئی۔

"تیسری پوزیشن لی ہے آپ نے بی اے میں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ماہکان کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔ یادداشت جانے کے بعد اسے ارش نے ایف ایس سی کی بیسپر بی اے انگلش میں داخل کروایا تھا حالانکہ حیدر کے پاس یہ یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اور یہ بی ایس فیزکس کر رہی تھی وہاں۔ مگر یہاں تو اسے سب کچھ بھول گیا تھا تو ارش نے اس کی آسانی کے لیے اسے سب سے آسان سبجکٹ رکھوایا تھا۔ ماہکان کا داخلہ لاہور یونیورسٹی میں ہوا تھا اور اب آگے اس کا ارادہ ایم اے انگلش کرنے کا ارادہ تھا۔

"بابا دیکھانہ آپ کی بیٹی کامیاب ہو گئی آپ کو کہا تھا نہ میں نے کہ میں ضرور اس دفعہ کوئی اچھا کام ہی کروں گی۔"

ماہکان صوفے پر بیٹھ گئی۔ شہر یار روز اپنی بیٹی کو دیکھتے تو انہیں احساس ہوتا کہ انہوں نے شاید اس کے ساتھ زیادتی کر دی ہے۔ یہ کسی کے نکاح میں تھی اور جو دھندلی یادیں ان کی بیٹی کی پاس تھی اس سے پتا چلتا تھا کہ یہ اپنے شوہر سے کس قدر نزدیک تھے۔ ماہکان کی زندگی میں کوئی خلا نہیں تھا یہ اس کی پرسنلٹی سے اندازہ لگا سکتے تھے۔ ماہکان کی زبان ظاہر کرتی تھی کہ اسے پیچھے بھی بالکل بچوں کی طرح ہی رکھا گیا ہے۔ ارش نے شہر یار کو منع کیا تھا کہ یہ ماہکان کرہر گز حیدر کے پاس واپس نہیں جانے دے گا۔ شہر یار نے ارش کو بہت کہا کہ جو حقیقت ہے اسے یہ لوگ جھٹلا نہیں سکتے مگر شاید ارش کسی کی سننے کو تیار نہیں تھا۔ ماہکان بھی ارش سے بہت زیادہ قریب تھی اور شہر یار جانتے تھے ارش ماہکان کو پسند کرتا ہے۔ اگر ماہکان کی شادی حیدر سے نہ ہوئی ہوتی تو یہ کب کا ارش سے ماہکان کا نکاح کر چکے ہوتے مگر ماہکان کسی کی بیوی تھی یہ بات ارش تو نہیں سمجھتا تھا مگر شہر یار ضرور سمجھتے تھے۔

## Posted on Kitab Nagri

"بابا آج ہم نہ باہر ڈنر کریں گے۔ میں ارش بھیا کو کال کر رہی ہوں گے وہ جلدی گھر آئیں۔ میں نے اتنی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔"

ماہکان جلدی سے اٹھی اور ارش کو کال ملائی۔ ارش شاید میٹنگ سے ابھی نکلا تھا۔ اپنے فون پر گھر کا نمبر دیکھ کر ارش نے فوراً اٹھالیا۔ آج ماہی کا رزلٹ تھا۔ ارش گھر رہنا چاہتا تھا مگر یہ میٹنگ بہت اہم تھی اس لیے اسے آفس آنا پڑا۔

"ارش بھیا میری تیسری پوزیشن آئی ہے۔"

ماہکان نے فوراً ہی اسے یہ بات بتائی۔

"ماہی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ چلو اب بتاؤ تمہیں کیا چاہیے۔"

"گفٹ میں آپ سے بعد میں لوں گی پہلے آپ میرے اور بابا کے ساتھ ایک اچھا سا ڈنر کریں گے۔"

"اوکے ماہی میں بس ایک گھنٹے تک آفس سے نکل رہا ہوں پھر آؤں گا گھر تو ساتھ میں ڈنر کرنے کہیں باہر چلیں گے۔ تم ریڈی رہنا۔" ارش نے فون بند کیا تو ہمدان اس کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

"ویسے ایک بات کہوں تو اچھا نہیں کر رہا یار۔ وہ بیوی ہے کسی کی۔ تو نے اسے خود کے اتنا قریب کیا ہے مگر سوچ جس دن اسے پتا چلے گا کہ تو نے اور انکل نے اسے اس کے اصل گھر سے دور کیا ہے تو اس ہر کیا گزرے گی۔"

"ہمدان مجھے کچھ بھی یاد کروانے کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا اصل گھر اور کوئی نہیں اس کے بابا کا ہے۔ بارہ سال کی تھی وہ جب اس کی شادی ہوئی۔ میرا نہیں خیال کہ ایسی شادی کا کوئی وجود ہو گا۔ بہت جلد

## Posted on Kitab Nagri

میں اپنے طریقے سے حیدر سے ملوں گا اور ماہکان کی طلاق کروادوں گا۔ بعد میں جب میری شادی ماہکان سے ہوگی تو شاید اسے یاد بھی نہیں ہوگا کہ کبھی اس کی زندگی میں حیدر نامی کوئی انسان تھا۔ میں حیدر کی ہر یاد اس کے دماغ سے مٹا دوں گا۔"

"مگر ایک بات یاد رکھو جو لوگ دل میں بستے ہیں نہ ان سے ایسی چیزوں کی امید نہیں لگاتے تھے کہ وہ اپنا ماضی بھول جائیں گے۔ ماضی بھولنے سے بھی نہیں بھولنا یہ یاد رکھو ارش۔ آج نہیں تو کل کبھی نہ کبھی تو اسے یاد آئے گا کہ جس کے ساتھ وہ اتنا عرصہ رہی ہے وہ اس کا شوہر ہے اور اس کی دھاندلی یادوں میں تم نہیں ہو حیدر ہے۔"

"میں ابھی اس سب پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ بہتر ہے تم خاموش ہو جائو ہمدان۔"

ہمدان سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ اس انسان سے بات ہی کرنا فضول تھا کیونکہ اس نے کبھی بھی کسی کی نہیں سنی تھی۔ ارش کا جیسا دل کرتا وہ ویسا ہی کرتا پھر چاہے اس کے سامنے والا انسان جتنا مرضی ہرٹ ہو جائے۔ ارش کا رخ ایک پھولوں والی دکان کی طرف تھا۔ ارش نے پھولوں کا ایک بکے پیک کروایا۔ ارش نے اور بھی بہت سارے تحفے خریدے۔ اب اس کا رخ گھر کی طرف تھا۔ تین سال پہلے لاہور میں اس پوش علاقے میں گھر بنا کر ارش نے اپنی زندگی گزارنے کا فیصلہ لیا تھا۔ اس کے مطابق اب زندگی آسان ہونے والی تھی کیونکہ اس کے پاس وہ دولت تھی جو بہت کم لوگوں کے پاس تھی۔ اس کے پاس ماہکان تھی۔ ماہکان اس کی محبت تھی اور ماہکان کو اپنے ساتھ رکھنا اس کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ یہ اس کی قسمت تھی کہ ماہکان کی شادی اس سے ملنے سے پہلے ہی ہو چکی تھی اور وہ بھی اتنی چھوٹی عمر میں۔ اس نے جب ماہکان کو پہلی بار دیکھا تھا تو یہ سوچ بھی



## Posted on Kitab Nagri

نہیں سکتا تھا کہ یہ ماہکان سے محبت کرے گا مگر جب اس کے دل نے اس سے بغاوت کر دی تو پھر قسمت نے اس کے ساتھ ایک عجیب کھیل کھیلا۔ ماہکان اس کے بہت قریب تھی اس کے چچا کی بیٹی جس کے ساتھ اس نے اپنا بچپن گزرا تھا مگر اسے یہ بھی یاد تھا کہ بچپن میں اس نے کبھی بھی ماہکان کے ساتھ نرمی نہیں کی تھی۔ ماہکان زیادہ تر چچی کی پاس ہوتی اور یہ وہ بچہ تھا جس کو گھر کے افراد کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ماہکان اگر رو بھی رہی ہوتی تو کبھی اس نے اتنی توفیق نہیں کی کہ اسے جا کر چپ کروائے۔ اب اس کا دل کرتا تھا کہ ماہکان کی جن یادوں پر اس نے جھوٹ کا نقاب چڑھا دیا ہے وہ سچ ہوتی۔ ان یادوں میں حیدر کا دھندلا چہرہ نہ ہوتا بلکہ ارش کا صاف چہرہ ہوتا۔ ارش جانتا تھا کہ یہ جو کر رہا ہے یہ غلط ہے مگر ارش نے زندگی اب گزارنا شروع کی تھی۔ اب یہ نہیں چاہتا کہ وہ خوشی اس کے پاس سے چلی جائے جو اسے کتنے سالوں بعد حاصل ہوئی تھی۔ ہاں شاید اس نے خود غرضی کا خول چڑھا لیا تھا۔ گھر کے اندر گاڑی داخل ہوتے ہی ارش نے سارے تحائف نکالے اور اندر کی طرف چلا گیا۔ اس وقت دن کے پانچ بج رہے تھے۔ یہ آج بہت جلدی آگیا تھا ورنہ یہ رات کے سات یا آٹھ بجے آتا اور شہر یار خان کے ساتھ بیٹھ کر ہی ماہکان اور یہ ڈنر کرتے تھے۔ صبح کا ناشتہ بھی یہ لوگ اکٹھے کرتے تھے۔ اماں کچن میں تھی۔ ارش کو اندر آتا دیکھ کر وہ فوراً پانی کا گلاس لے کر آئی۔ ارش نے سب تحائف صوفے پر رکھے اور اماں سے پانی کا گلاس لے کر پانی پینے لگ گیا۔

"اماں ماہکان کہاں ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"پتر اپنے کمرے میں ہے۔ آج صبح سے ہی پورے گھر کو سرپراٹھایا ہوا تھا۔ دن میں دیوار پر چڑھ گئی تھی۔ شہریار صاحب آئے تو وہاں سے اتری۔ تو جانتا ہے نہ پتر کتنی شرارتی ہے وہ اسے جب تک اچھے سے ڈانٹ نہ دو تب تک اپنی شرارتیں کم نہیں کرتی۔"

اماں آپ اسے کچھ مت کہہ کریں۔ آپ نہیں جانتی اس کے ہونے سے ہی تو یہ گھر روشن ہے۔ اگر ماہکان نہ ہو تو آپ کو نہیں لگتا زندگی کتنی ویران ہے۔ میں نے اور بابا نے بہت سال تنہائی کے گزارے ہیں اس لیے میں جانتا ہوں کہ ماہکان کی کیا اہمیت ہے ہماری زندگی میں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کبھی بھی ماہکان کو نہ ڈانٹیں۔ ماہکان ہی ہماری زندگی ہے۔"

"ارے پتر تجھے پتا تو ہے نہ میں تو ماہکان کو اپنی بیٹی مانتی ہوں۔ بس اس کی فکر رہتی ہے کہ اس کو چوٹ نہ لگ جائے۔ تجھے پتا ہے نہ اس کی یادداشت نہیں ہے مجھے فخر لگی رہتی ہے کہ کہیں اسے کچھ ہو ہی نہ جائے۔"

"کچھ نہیں ہو گا اماں وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی اور مجھے یقین ہے جب وہ ٹھیک ہو جائے گی تو وہ آپ کو اور بھی تنگ کرے گی۔ میں ذرا کمرے میں جا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کب جاگتی ہے آج باہر جانے کا پلان تھا ہمارا۔"

ارش اٹھ کر چلا تو گیا مگر اس کے دل میں ایک بات ضرور آگئی کہ کیا ہو گا جب ماہکان کی یادداشت واپس آئے گی۔ ارش نے ارادہ کیا تھا کہ یہ ماہکان کو اپنے اتنا قریب کر لے گا کہ ماہکان کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا سوائے اس کی محبت کے۔ ارش شام سات بجے ماہکان کے کمرے میں آیا۔ ماہکان سو کر اٹھی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"بھیا آپ آگئے۔ مجھے اٹھایا کیوں نہیں تھا آپ نے۔"

"میں نے سوچا کہ کیوں نہ تم تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لو۔"

"یہ آپ سوچتے ہیں بھیا ورنہ اماں کا تو دل کرتا ہے کہ میں سوئی ہی رہوں۔"

"اماں ہماری آیا ہیں ماہکان ہماری ماں کی طرح ہیں اس لیے وہ ہمارے لیے اچھا سوچتی ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بچے کے لیے پریشان ہوتی ہیں۔ تم ان کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو۔ اچھا تمہارے لیے بہت سارے تحفے لایا تھا میں۔"

ارش نے ماہکان کے سامنے پھول رکھے اور آج ماہکان کے پہننے کے لیے یہ کپڑے بھی لایا تھا۔ ماہکان نے سارے تحفے لیے۔

"تھینکیو بھیا آپ کو پتا ہے اگر آپ نے مجھے نہ پڑھایا ہوتا تو شاید میں پاس نہ ہو پاتی۔ ویسے بھیا کیا آپ بچپن میں بھی مجھے ایسے ہی پڑھاتے تھے۔"

"جی بالکل تم میرے پاس ہی پڑھتی تھی مگر مجھے باہر جانا پڑ گیا۔"

"مگر آپ کو پتا ہے مجھے یاد ہے کہ آپ رات کو اٹھ کر مجھے پڑھایا کرتے تھے میرے ساتھ سکول جایا کرتے تھے۔ بھیا کیا میرے کوئی دوست بھی تھا جو میرے ساتھ سکول جاتا تھا۔ آپ کو پتا ہے مجھے ایک بچے کا خیال آتا ہے جو مجھ سے کچھ ہی سال بڑا ہے۔ میں اور وہ اکٹھے سکول جاتے ہیں مگر مجھے چہرے یاد نہیں۔"

## Posted on Kitab Nagri

ارش کو پتا چل گیا تھا کہ یہ حیدر کی بات کر رہی ہے اور شاید حیدر کا ہی کوئی بھائی تھا یا ان کے گھر میں کوئی تھا جو ماہکان کے ساتھ جاتا تھا۔ ماہکان کا ہاتھ تھام کر ارش نے اس کی یادداشت میں اپنا خاکہ بنایا۔

"ہم جہاں پہلے رہتے تھے نہ اس گھر کے ساتھ ایک اور گھر تھا ان کا بیٹا جاتا تھا تمہارے ساتھ۔ میں آیا تو کرتا تھا باہر سے چھٹیوں میں تو میں اور تم اکٹھے پڑھتے تھے۔ اچھا چلو ایسا کرو اٹھو تیار ہو جاؤ بابا کو کہہ دیا ہے میں نے وہ بھی تیار ہو گئے ہیں۔"

ماہکان ارش کا تحفہ لیے اٹھی جو اس نے اسے آج پہنے کے لیے دیا تھا۔ ماہکان جب تیار ہو کر آئی تو یہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ماہکان نے پنک رنگ کا خوبصورت گھٹنوں تک آتا ٹاپ پہن رکھا تھا۔ نیچے اس نے سفید رنگ کی جینز کی پینٹ پہن رکھی تھی۔ گلے میں سفید رنگ کا ہی خوبصورت مفرل پہن رکھا تھا اس نے۔ ماہکان نے اپنے بال ہونی کی صورت میں باندھے۔ ارش ماہکان کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر ارش کو لگا کہ کوئی گڑیا اس کے سامنے آگئی ہے۔ ارش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ شہریار بھی لاؤنچ میں آگئے۔ ارش اور ماہکان کو ساتھ کھڑے دیکھ کر شہریار کے دل میں بھی یہی خواہش آئی کہ کاش انہیں ان کی بیٹی پہلے ملی ہوتی مگر کہتے ہیں نہ قسمت میں جو لکھا ہو وہی ہوتا ہے۔ ماہکان اپنی اس چھوٹی سی فیملی کے ساتھ کھانا کھانے شہر کے سب سے مشہور ہوٹل میں گئی جہاں ارش نے ٹیبل بک کروایا تھا۔ کھانے کا آرڈر دینے کے بعد ماہکان اور شہریار ماہکان کے آنے والے مستقبل کے بارے میں بات کرنے لگے۔ ماہکان کو اب آگے ایم اے انگلش کروانے کا ارادہ تھا ارش تھا۔ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ ماہکان کی زندگی کے بہت سارے فیصلے اب بھی ارش لیتا تھا۔ شہریار ماہکان کے

## Posted on Kitab Nagri

معاملات میں کم بولتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک ارش کو بہت ساری باتوں کی زیادہ سمجھ تھی۔ ماہکان نے کھانا شروع کیا۔

"بھیا آپ مجھے آگے بھی پڑھایا کریں گے کیا۔ آپ کو پتا ہے حنا کہہ رہی تھی کہ آگے کی تعلیم اور بھی مشکل ہو جائے گی۔ بھیا کیا میں پہلے بھی سلو تھی یا اب ہو گئی ہوں۔ مجھے یاد بھی نہیں ہے جو میں نے پہلے پڑھا ہے۔ وہ تو شکر ہے بابا کی بہت ساری کتابیں لائبریری سے لے کر میں پڑھ لیتی ہوں جس کی وجہ سے مجھے اتنا زیادہ مسئلہ نہیں ہوتا۔"

"ماہکان اس سب میں تمہاری خالقی نہیں ہے۔ تمہیں اس وقت کچھ یاد نہیں ہے۔ تم بہت زیادہ لائق بچی تھی اب بھی بہت زیادہ لائق ہو۔ اپنی پرانی زندگی کو بھول جانا کوئی چھوٹی بات ہے۔ مگر تم نے خود کو بہت اچھے سے سنبھالا ہے۔ میں ہوں تمہارے ساتھ اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔ بابا بھی ہیں تمہارے ساتھ اور مجھے یقین ہے تم بہت اچھے سے خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کر رہی ہو۔ چلو اب آرام سے کھانا کھاؤ۔"

شہریار ارش کو ماہکان کے لیے فکر مند دیکھ رہے تھے۔ شہریار اس سب میں زیادہ تر خاموش ہی تھے۔ ڈنر کے بعد شہریار نے ماہکان سے کہا کہ انہیں گھر جانا ہے ماہکان آرام سے ارش کے ساتھ گھر آجائے۔ ماہکان اور ارش دونوں واک کرتے ہوئے بہت دور نکل آئے۔ ارش ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ ہر طرف روشنیاں تھیں۔ ماہکان نے سامنے ہی ایک ریڑھی دیکھی۔ اس ریڑھی پر گول گپے تھے۔

"ارش بھیا آجائیں نہ گول گپے کھائیں۔"



## Posted on Kitab Nagri

ارش کا بازو ماہکان نے پکڑا۔ ارش نے ماہکان کو آگے جانے سے روکا۔

"ماہی دیکھو تم یہ سب نہیں کھاؤ گی۔ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

"نہیں نہ پلیز میں نے کھانے ہیں یہ گول گپے۔ آپ کو پتا ہے بھیا مجھے گول گپے کتنے اچھے لگتے ہیں۔ میں بہت سارے گول گپے ایک دن میں ختم کر سکتی ہوں۔"

"پھر بھی ماہکان میں تمہیں ہر گز اجازت نہیں دوں گا کہ تم یہ سب کچھ کھاؤ۔"

"پلیز بھیا آج تو میرے لیے خوشی کا دن ہے نہ۔ آپ کیا میری بات نہیں مانیں گے۔"

ماہکان نے بچوں جیسا منہ بنایا۔ آخر کار ارش کو ماننا ہی پڑا۔ ارش اور ماہکان رات کے گیارہ بجے اس ریڑھی کے آگے کھڑے ہو کر گول گپے کھا رہے تھے۔

"ماہکان یہ بہت گھٹا ہے اور کتنی مرچیں ہیں اس میں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہکان نے مرچوں سے بھرا گول گپا ارش کے منہ ڈالا۔

"ارے گول گپے گھٹے اور تیکھے نہیں ہوں گے تو مزہ کیسے آئے گا بھیا۔"

ارش کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ماہکان کو کیسے روکے۔ ماہکان گول گپے کھانے کے بعد ارش کے ساتھ سڑک پر چل رہی تھی۔ بارش شروع ہو گئی۔ ارش اور ماہکان اس وقت گاڑی سے بہت دور تھے۔ ماہکان کو تو بارش

## Posted on Kitab Nagri

شروع سے بہت پسند تھی۔ ماہکان کو حیدر تو کبھی ایسے بارش میں کھیلنے نہیں دیتا تھا۔ ارش ماہکان کو راستے میں کھیلنے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"ماہی بیمار ہو جائو گی تم۔"

"کوئی بات نہیں بھیا آپ تو ہیں نہ۔ اگر میں بیمار ہو گئی تو آپ اور بابا میرا خیال رکھ لیں گے۔" ارش ماہکان کی بات پر ہنسنے لگ گیا۔ ماہکان کے چہرے پر بارش کے قطرے پڑ رہے تھے۔ رات کے اس پہر ماہکان کو نہیں پتا تھا کہ جس انسان کے یہ اتنے قریب ہے وہ اس کا کچھ نہیں لگتا۔ ایک ایسا انسان ہے جو رات کے اس پہر اسے یاد کر رہا ہے۔ جس کی راتیں اسے یاد کرتے ہوئے گزرتی ہیں۔ مگر یہاں جو ماہکان کے ساتھ شخص کھڑا تھا وہ اسے ہر خوشی سے چھین لایا تھا۔ ارش کو زندگی میں یہی تو رونق چاہیے تھے۔ ماہکان کو واپس گھر لا کر ارش نے اماں سے کہا کہ وہ اسے دودھ کا گلاس دیں ماہکان کو دینے جانا ہے اس نے۔ اماں خود ہی ماہکان کو دودھ دے آئی۔ ارش کے لیے یہ دن بہت زیادہ یاد گار تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح کا وقت تھا۔ اماں ماہکان کو اٹھانے آئی۔ ماہکان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی اماں کو محسوس ہوا کہ انہوں نے تپتے کوئلے پر ہاتھ رکھ لیا ہے۔ اماں فوراً سے باہر آئی جہاں ناشتے کی ٹیبل پر شہریار اور ارش بیٹھے تھے

"پتر ارش ماہکان بیٹی تو تپ رہی ہے بخار میں۔ میں بلانے گئی اسے ناشتے کے لیے مگر وہ غنودگی میں تھی۔" شہریار اور ارش فوراً سے اپنی کرسیوں سے اٹھے۔ ان کا رخ ماہکان کے کمرے کی طرف تھا۔ ارش کو

## Posted on Kitab Nagri

رات کو ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ماہکان ضرور بیمار ہوگی۔ شہریار بھاگتے ہوئے بیٹی کے پاس آئے۔ ماہکان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی انہیں پتا چل گیا کہ یہ کتنی سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر کو فوراً ہی بلا یا گیا۔ یہ ڈاکٹر ماہکان کا علاج کر رہا تھا دماغی طور پر بھی۔

"دیکھیں شہریار صاحب آپ کو میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ نے ماہکان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔ یہ اب اس طرح صحت مند نہیں ہے جیسے ایک عام انسان ہوتا ہے۔ اسے بہت جلدی بخار ہو جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں نہ ماہکان کو پہلے ہی زندگی کا اہم حصہ یاد نہیں۔ اگر اب یہ بار بار بیمار ہوگی تو اسکے کومہ میں جانے کے چانسز زیادہ ہیں۔ ماہکان پہلے بھی کومہ سے نکلی ہے اور اس کا دماغ ابھی بھی ایک سکتے کی کیفیت میں ہے جس پر بہت ساری چیزیں اچانک اثر انداز کر سکتی ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ ماہکان کو دور رکھیں ہر چیز سے۔ اسے زیادہ بیمار نہ ہونے دیں۔ زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں ماہکان کو۔"

شہریار بہت زیادہ پریشان ہو گئے تھے۔ ماہکان بہت زیادہ بیمار تھی۔ ارش ماہکان کے سر اٹھنے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کپڑا تھا جسے یہ ٹھنڈے پانی میں ڈال کر پٹیاں بنا کر ماہکان کے سر پر رکھ رہا تھا۔ اماں بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی اور یہ ماہکان کے ہاتھوں پیروں پر بار بار پانی ڈال رہی تھی۔ بیڈ گیلا ہو گیا تھا مگر ان سب کو کوئی فکر نہیں تھی۔

"ارش بیٹا تم آئینہ ماہکان کو کبھی بارش میں مت جانے دینا۔ دیکھو تو سہی میری بچی کا کیا حال ہو گیا ہے۔"

اماں غنودگی میں پڑی ماہکان کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

"اماں مجھے نہیں پتا تھا کہ ماہکان اتنی زیادتی سخت بیمار ہو جائے گی۔ ماہکان تو بہت زیادہ معصوم ہے آپ جانتی ہیں نہ کہ جب یہ ضد کرتی ہے تو پھر انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ یہ اتنی زیادہ بیمار ہو جائے گی۔"

"بس پتر آج کے بعد تو اسے کہیں لے کر مت جانا۔"

ماہکان کا بخار تو کم ہو گیا تھا مگر اس کو ہوش ابھی تک نہیں آیا تھا۔ شہریار بھی پریشان بیٹھے تھے۔

"بابا آپ پریشان مت ہوں ماہکان بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

"میں کیسے پریشان نہ ہوں ارش تم جانتے ہو نہ وہ مجھے کتنے عرصے بعد ملی ہے۔ اس کی ماں کے آخری وقت میں بھی میں اس کے ساتھ نہیں تھا۔ جس خاندان کے پاس میں نے اسے اور اسکی ماں کو بھیجا تھا وہ خاندان اس کی شادی کر چکا تھا اور میرے بھجے ہوئے پیسوں کو حاصل کرتے رہنے کی وجہ سے انہوں نے مجھے یہ بھی نہ بتایا کہ میری بیٹی کس حال میں ہے۔"

"بابا وہ لالچی لوگ تھے۔ کوئی کیسے کسی بچی کی اتنی چھوٹی عمر میں شادی کر سکتا ہے۔ بابا ویسے کیا انہوں نے آپ سے ابھی کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی۔" [www.kitabnagri.com/](http://www.kitabnagri.com/)

"ہاں ماہکان کے ماموں نے مجھے کال کی تھی کہ ماہکان کو خرچا نہیں بھیج رہے آپ۔ میں نے بھی کہہ دیا کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے انہوں نے بارہ برس کی عمر میں میری بیٹی کی شادی کر دی تھی اور اتنے سال وہ میری بیٹی کے نام پر مجھ سے پیسے لیتے رہتے ہیں۔ میں نے انہیں یہ بھی کہہ کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری بیٹی کہیں کھو گئی ہے۔"

## Posted on Kitab Nagri

"بابا آپ یہ بات کسی کو پتا مت لگنے دینا کہ ہماری ماہکان اب ہمارے پاس ہے۔ اگر کسی کو پتا چلے گا تو یہ ہمارے لیے مشکل ہو جائے گی۔"

"بیٹا ہمارے لیے کوئی مشکل نہیں ہوگی کیونکہ ماہکان میری بیٹی ہے اور میں اپنی بیٹی پر پورا حق رکھتا ہوں۔ کوئی مجھ سے میری بیٹی کو الگ نہیں کر سکتا۔"

"مگر پھر بھی بابا ہمیں احتیاط کرنی ہے کم از کم اس وقت تک جب تک میں ماہکان کی طلاق نہیں کروا دیتا۔"

اماں انہیں بلانے آئی کہ ماہکان کو ہوش آگیا ہے۔

شہریار بیٹی کے سر اٹھنے بیٹھے تھے۔

"ماہی بیٹا آئندہ کے بعد آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی جس کی وجہ سے آپ کی صحت پر اثر ہو۔ آپ جانتی ہیں آپ کی ماما کے بعد میرے پاس زندگی میں سب سے قیمتی چیز ہیں آپ۔"

شہریار ماہکان کے چہرے سے اس کے بال بھی ساتھ ساتھ ہٹا رہے تھے۔ ماہکان شہریار کے کندھے پر سر رکھ کر ان کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

"بابا میں تو بہت مضبوط بچہ ہوں آپ کا۔ کچھ نہیں ہوا مجھے دیکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کو مزے کی ایک بات بتاؤں مجھے اچھا لگتا ہے جب آپ اور ارش بھیا یوں میرا خیال رکھتے ہیں۔"

"ایسا نہیں کہتے بیٹا۔ مجھے میری بیٹی ہنستی کھلتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔ تم جب یوں بستر پر لیٹی ہوتی ہو تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔ تم میری ایک ہی تو بیٹی ہو اور اپنی بیٹی کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"



## Posted on Kitab Nagri

"بابا آپ زیادہ ہی فکر کرتے ہیں میری۔"

"ارش تم ماہکان کا خیال رکھنا۔ یہ اگر باہر جانے کی ضد کرے تو تم نے اس کی بات ہر گز نہیں ماننی۔"

"آپ بے فکر رہیں بابا ان محترمہ کی میں اب کوئی بات نہیں مانوں گا۔"

ارش نے ماہکان کو آنکھیں دیکھائی۔ ماہکان سمجھ گئی کہ ارش اس سے ناراض ہے۔ شہر یار بہت دیر ماہکان کے پاس رہے۔ ماہکان کو کھانا کھلانے کے بعد یہ اسے سلا کر ہی گئے۔ ارش بھی ان کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ بند کرتے چلا گیا۔ ارش باہر چلا گیا۔ اس وقت ارش کو ہمدان سے ملنے جانا تھا۔ ارش کا ارادہ تھا کہ یہ ہمدان سے مل کر جلدی آجائے گا۔ ہمدان کے اب دو بیٹے تھے۔ ماہکان کے مل جانے کے بعد ہمدان بہت بار اپنی بیوی کے ساتھ ماہکان کو دیکھنے آیا تھا۔ ہمدان اپنی سوسائٹی میں سب سے کامیاب جا رہا تھا شادی کے معاملے میں۔ ارش اس پر ہنستا تھا کہ یہ کیسے بدل گیا ہے مگر یہ یہی کہتا تھا کہ انسان کو محبت بدل دیتی ہے۔

ہمدان کو جب پتا چلا کہ ماہکان بہت زیادہ بیمار ہے تو یہ اپنی بیوی کے ساتھ ماہکان کو دیکھنے کے لیے آیا۔ ہمدان کی بیوی اس کی سوسائٹی کی نہیں تھی۔ ہمدان نے جب اسکے ساتھ شادی کی تھی تو یہ محض بیس برس کی تھی۔ ہمدان نے اسے اپنی فیملی سے بالکل الگ رکھا تھا۔ ہمدان جانتا تھا کہ اس کی فیملی اس کی بیوی کو کبھی بھی اپنے لائف سٹائل میں نہیں اپنائے گی۔ اس لیے ہمدان اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو گیا۔ ہمدان اس وقت ارش کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ اس کی بیوی ماہکان کے پاس کمرے میں چلی گئی۔ اقران ایک بہت خوب صورت لڑکی تھی۔ اس کی گود میں اپنا دو سال کا ایک بیٹا تھا۔

## Posted on Kitab Nagri

"بھابھی آپ کیسی ہیں۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں آپ کو دیکھنے آئی ہوں ماہکان۔ مجھے ہمدان نے بتایا کہ آپ بہت زیادہ بیمار ہیں۔"

"ضرور ہمدان بھیا کو ارش بھیا نے بتایا ہو گا کہ میں بیمار ہوں۔ میں اتنی بیمار نہیں ہوں جتنا سب لوگ مجھے بنا

دیتے ہیں۔ آپ کو نہیں پتا بھابھی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ تو ویسے ہی سب لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں۔"

"مگر ماہکان آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے۔ دیکھیں آپ کے ساتھ کتنا بڑا حادثہ ہوا تھا۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو آپ

کے بغیر انکل اور ارش بھیا کو بہت زیادہ مشکل پیش آتی۔ انکل تو آپ کی ماما سے بہت محبت کرتے تھے اور آپ

سے بھی وہ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپ کو کھونا ان کے لیے ایک بہت بڑا حادثہ ہوتا اور وہ اس سے نکل

نہیں پاتے۔ اس لیے آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔"

"بھابھی میں اپنا خیال تو رکھتی ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنا بہت زیادہ خیال رکھوں اور میری وجہ

سے بابا یا بھیا کو کوئی مشکلات نہ ہوں۔"

"مشکلات کی بات نہیں ہے ماہکان۔ بات یہ ہے کہ تم سب کے لیے بہت اہم ہو سو تمہیں اپنا خیال رکھنا ہے۔"

اس کا بیٹا خیال رونے لگا تو اس نے عرش کے منہ میں فیڈر ڈالا۔

"بہت پیارا بیٹا ہے آپ کا بھابھی۔ ویسے بھابھی مجھے آپ سے یہ سوال تو نہیں کرنا چاہیے کہ آپ خوش ہیں یا

نہیں مگر میں پھر بھی پوچھتی ہوں کہ کیا آپ بھیا کے ساتھ خوش ہیں۔ میں نے آپ کو بھیا کے ساتھ خوش دیکھا

ہے مگر کبھی آپ کے ماں بابا کے بارے میں نہیں سنا۔ آپ کے ماں بابا کہاں ہیں بھابھی۔"

## Posted on Kitab Nagri

اقرا کی شادی کے سالوں بعد کوئی اس سے سوال کر رہا تھا اس کے والدین کے بارے میں۔ یہ بھول چکی تھی کہ اس کے ماں باپ بھی ہیں جن کو یہ چھ سات سال پہلے چھوڑ آئی ہے یا یہ کہہ جاسکتا تھا کہ انہوں نے پیسے کی خاطر اپنی بیٹی کو بگڑے ہوئے نواب کے حوالے کر دیا۔

"میرے ماں بابا، میں ان سے ملیں ہی نہیں تو میں ان کے بارے میں کیا بات کروں۔"

"مگر بھابھی آپ کو اپنے ماں بابا سے ملنا چاہیے۔ آپ کے دو بچے ہیں جیسے آپ ان کی ماں ہیں ایسے ہی آپ کا بھی خاندان ہے۔ آپ کو یاد تو آتی ہوگی اپنے خاندان کی۔ انسان کی ہزار یادیں ہوتی ہیں اپنوں کے ساتھ۔"

اقرا کی آنکھوں سے بے شمار آنسو نکلے۔ یہ وہ طعنہ تھا جو ہمدان کی والدہ اسے ہمیشہ اسے دیتی تھی کہ ایک تو یہ بہت غریب خاندان سے ہے اور اوپر سے اس کے والدین بھی اس سے ملنے نہیں آتے۔ شادی کا شروع کے دو ماہ اسے یاد تھے۔ آخر کار ہمدان کو نجانے کیسے خیال آیا اور وہ اسے لے کر الگ شفٹ ہو گیا اور نہ شاید اقرار شاید کہیں اور چلی جاتی خود ہی۔ اقرا بہت زیادہ خود دار لڑکی تھی مگر ہمدان سے شادی کی بعد اسکی زندگی بالکل بدل گئی تھی۔ اپنے ویسے پر اس نے بہت سارے لوگوں کی باتیں سنی تھی کیونکہ یہ ان کی سوسائٹی کی نہیں تھی اور اس کی حیثیت بھی کم تھی۔ کیا اس کی خالقی تھی ہمدان کی زندگی میں آنا یا ہمدان کو اپنی طرف مائل کرنا۔ نہیں اسے تو زبردستی دلہن بنایا گیا تھا اور سب سے بڑی بات شادی والے دن اسے پتا چلا تھا کہ اس کے شوہر میں دنیا کی ہر برائی موجود ہے۔ اتنے سالوں میں نجانے اس نے ہمدان کے ساتھ کیسے گزرا گیا تھا۔ بچوں کے بعد ہمدان نے آہستہ آہستہ اپنی پرانی زندگی چھوڑ دی۔ مگر آج بھی اقرا کے دل میں ایک خلا باقی تھی۔

## Posted on Kitab Nagri

اقرا ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی۔ یہ کالج پڑھ رہی تھی اس کا آخری سال تھا بی اے کا۔ ان دنوں اس کے پیپر ہونے والے تھے۔ اسکی سہیلیاں کالج میں بہت کم تھیں۔ کالج سے گھر اور گھر سے ہی ٹیوشن پڑھانے جاتی تھیں یہ۔ اسکے والد ایک غریب انسان تھے جو ایک آفس میں نوکری کرتے تھے اور ان کا کام کلرک جیسا تھا۔ اقرا کا ایک چھوٹا بھائی تھا جو پڑھ رہا تھا۔ اقرا کے گھر میں یہ رواج تھا کہ لڑکی کو تعلیم نہیں دلوائی جاتی تھی۔ یہ تو نجانے اقرانے کیسے تعلیم حاصل کر لی تھی۔ اقرا کے بھائی کو ہی اپنا مستقبل سمجھا جاتا تھا۔ اقرا کی ایک کزن تھی جو ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے تایا کی بیٹی تھی یہ جو گاؤں سے شہر میں پڑھنے آئی تھی۔ اقرا کی زندگی پہلے ہی بہت زیادہ مشکل تھی مگر اپنی کزن کے آنے سے اس کی زندگی اور زیادہ مشکل ہو گئی تھی۔ دن رات مشین کی طرح کام کرتی تھی اقرا۔ اس کی کزن نایاب کچھ اچھے کردار کی مالک نہیں تھی۔ اقرا کو ان باتوں کے بارے میں زیادہ کچھ علم نہیں تھا کیونکہ اس کی زندگی زیادہ تر گھر سے کالج یا گھر سے ٹیوشن پڑھانے تک ہی محدود تھی۔ ہمدان کا ایک اور دوست تھا جسے عادت تھی بہت ساری لڑکیوں سے دوستیاں کرنے کی۔ ہمدان ایک دفعہ اس پرانی سے گلی میں اپنے دوست کی وجہ سے آیا کیونکہ اس کے دوست کا ایک تحفہ اس نے اس کی نئی دوست تک پہنچانا تھا۔ یہ ایسے کام کرنے پر راضی نہیں تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ یہ پھنس نہ جائے مگر اسکے دوست نے بھی بہت ساری باتوں میں اس کا ساتھ دیا تھا تو مجبوراً یہاں اس گلی میں آنا پڑا ہمدان کو۔ اس نے اپنی گاڑی باہر سڑک پر ہی پارک کی۔ جس گھر کا پتا دیا تھا اس کے دوست نے اسے یہ اس گھر تک آیا۔ یہ دو کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر تھا۔ ہمدان نے نایاب کے نمبر پر کال کی۔ ہمدان خاموشی سے دروازے کے باہر کھڑا تھا جب نایاب اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے تحفہ لے کر اندر چلی گئی۔ ہمدان واپس جانے ہی لگا تھا کہ اس کی ٹکڑا ایک لڑکی سے ہوئی جس نے اپنے اوپر ایک چادر کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ کم کم نظر آ رہا تھا۔ لڑکی کے ہاتھوں

## Posted on Kitab Nagri

میں کتابیں تھی اور کندھے پر تھیلا نما ایک بیگ تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں تھا مگر اس کے باوجود اس کے چہرے پر بہت زیادہ نور تھا۔

"سوری۔۔۔۔"

ہمدان بولا تو اقرانے اوپر دیکھا۔ اس نے اپنی کتابیں فوراً نظریں نیچے جھکا کر اٹھائیں۔ اقرانے فوراً سے گھر کی طرف ڈور لگادی۔ ہمدان اس لڑکی کی حرکت پر ہنسنے لگ گیا مگر یہ حیران ہوا کہ یہ اسی گھر میں گھسی تھی جہاں سے ابھی نایاب نکلی تھی۔ نایاب کا رویہ اور اس لڑکی کا رویہ بہت مختلف تھا۔ اس لڑکی کی آنکھ میں ڈر تھا جب کے نایاب کی آنکھ میں بالکل بھی ڈر نہیں تھا۔ ہمدان کافی دیر اس لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔ اگلی بار نہ جانے کیا ہوا کہ یہ اسی گلی میں آگیا۔ اس محلے میں تو شاید یہ زندگی میں کبھی قدم نہ رکھتا مگر اس پری کی ایک جھلک دیکھنے کو یہ یہاں آجاتا۔ یہ جانتا تھا کہ یہ جس سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے وہاں ان غریب لوگوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور خصوصاً ان کی عزت کی۔ نایاب جیسی بہت ساری لڑکیاں پیسے کے پیچھے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی تھی جیسے نایاب آج کل اس کے دوست کے ساتھ تھی اور ہمدان ان کے تعلق کی نوعیت بھی جانتا تھا۔ اس کے نزدیک معاشرے کی ساری لڑکیاں اسی جیسے ہوتی تھی۔ اس کے اپنے گھر میں اس کے والدہ نے کبھی اس پر یا اس کی بہن پر توجہ نہیں دی تھی۔ اب ہمدان کا رشتہ اس کی والدہ نے اس سے پوچھے بغیر ہی اس کی خالہ کی بیٹی سے طے کر دیا تھا۔ ہمدان ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ یہ ایسی لڑکی سے شادی کرے جو اس کے گھر پر بالکل بھی توجہ نہ دے۔ اس لڑکی کے نزدیک بزنس پارٹیاں اہم ہوں اور جب اس کے بچے روئیں تو بجائے ان کی ماں انہیں سنبھالے ان کو آیا کے سہارے چھوڑ دیا جائے۔ ہمدان بہت عرصے سے سب دیکھ رہا تھا۔ اقرانے کے بارے میں



## Posted on Kitab Nagri

اسے بہت سی باتیں پتا چلی تھی۔ یہ بہت کم گو لڑکی تھی۔ اس کا زیادہ تر وقت محنت میں گزرتا اور اس کے نزدیک اپنے کام سے زیادہ کچھ بھی اہم نہیں تھا۔ ہمدان نایاب اور اس میں فرق دیکھتا تھا کہ ایک ہی گھر میں رہنے والی دو لڑکیاں کتنی مختلف تھی۔ اقرانے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کرتا ہے۔ یہ تو یقین بھی نہیں کر سکتی تھی کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے۔ اس نے ہمیشہ اپنی زندگی میں مشکلات سے دوری اختیار کی تھی۔ یہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ اس کی زندگی پر کوئی چیز اثر انداز ہو اور اس کے گھر والوں کو موقع مل جائے باتیں بنانے کا۔ ایک دن یہ ٹیوشن پڑھا کر واپس آرہی تھی۔ اس نے اپنے پیچھے آتی ہوئی ایک گاڑی دیکھی۔ یہ گرمیوں کے دن تھی۔ شام سات بجے کا وقت تھا۔ یہ سڑک سے آتی تھی اور اس کا گھر دس منٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس کا چھوٹا بھائی گلی کے کونے پر کھڑا ہوتا اور اسے اپنے ساتھ ہی گھر لے جاتا مگر آج وہ یہاں نہیں تھا۔ یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی کہ آج چھوٹا کیوں نہیں آیا۔ شام کا وقت تھا اور نہ شاید یہ اتنی پریشان نہ ہوتی۔ ویسے تو اس وقت روشنی ہوتی تھی گرمیوں کی وجہ سے مگر آج بارش ہوئی تھی تو ہلکا ہلکا اندھیرا ہو گیا۔ یہ چل رہی تھی تو اسے محسوس ہوا کہ ایک گاڑی اس کے پیچھے روکی ہے اور اس میں سے ایک لڑکا نکلا ہے جس کی عمر تقریباً پچیس سے اوپر ہے۔ اس لڑکے کے سوٹ بوٹ سے ہی پتہ چلتا تھا کہ یہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اقرانے کے دماغ میں فوراً سے یہ بات آئی کہ یہ وہی لڑکا ہے جو اس کے گھر کے باہر کھڑا تھا کچھ دن پہلے۔ اقرانے کا دل حلق میں آگیا کیونکہ یہ لڑکا کہیں اور جانے کے بجائے اس کے گھر کی قریب اس کے پیچھے آرہا تھا۔ اقرانے سے اپنے گھر کی طرف بڑھی مگر اس لڑکے نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اقرانے کو اپنی عزت بہت پیاری تھا اور اس لمحے اگر محلے کا کوئی آدمی یا عورت اسے دیکھ لیتے تو اس کے لیے اور بھی بہت سارے مسائل پیدا ہو جاتے۔ بابا تو شاید پھر اسے کبھی گھر سے ہی نہ نکلنے دیتے۔

## Posted on Kitab Nagri

"میری بات سنو اقرار۔"

اقرانے نظر بھی اوپر نہیں اٹھائی۔ اس کا ننھنا سادل کانپ رہا تھا۔

"پلیز دیکھیں مسٹر میری بہت زیادہ عزت ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میری عزت پر کوئی حرف آئے۔ میرا ہاتھ چھوڑیں میں آپ کو جانتی تک نہیں۔"

"مگر میں بہت اچھے سے تمہیں جانتا ہوں۔ مجھے اچھی لگتی ہو تم"

"پلیز مسٹر آپ جو بھی ہیں میں آپ کو ایک بات صاف صاف بتا دوں میں جس گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں وہاں آپ جیسے لوگوں کو جس لقب سے مخاطب کیا جاتا ہے وہ بہت برا ہے۔ میں آپ جیسے لوگوں کے نزدیک یا اس پاس بھی زندگی میں کبھی آنا نہیں چاہتی۔ میرے نزدیک آپ جیسے لوگوں کی خود کی کوئی عزت نہیں ہوتی اسکی لیے وہ کسی کی بھی عزت نہیں کرتے۔ انہیں احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے غرور میں کسی کا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک میرا ہاتھ پکڑنا ایک عام سی بات ہوگی مگر میرے نزدیک میری پوری زندگی اس ایک لمحے کی نذر ہو جائے گی۔"

www.kitabnagri.com

ہمدان کو جیسے ہی اقرار کی آنکھوں میں نمی نظر آئی اسے نجانے کیا ہوا کہ اس نے خاموشی سے اقرار کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اقرانے ہاتھ چھوٹ جانے کے بعد پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس وقت اقرار کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہہ رہے تھے اور اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ گھر میں داخل ہو کر اسے ہمیشہ کی طرح نایاب صوفے پر بیٹھی نظر آئی جس کے ہاتھ میں اس کا فون تھا اور وہ کسی سے میسج پر بات کر رہی تھی۔ نایاب کو

## Posted on Kitab Nagri

دیکھ کر کبھی کبھی اسے بہت زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ ماں باپ نے کتنی مشکل سے پیشہ لگا کر پیچھا ہے اسے گاؤں سے شہر تعلیم حاصل کرنے کو اور یہ یہاں کیا کرتی پھر رہی ہے۔ اقرا کے ماں باپ نایاب پر سختی نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہ ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اور تایا تائی تو نایاب کی ہر بات کو نظر انداز ہی کر دیتے تھے۔ اقرا سر جھٹکا کر کمرے میں گئی اور سب کچھ اپنی جگہ پر رکھ کر یہ منہ دھونے چلی گئی۔ یہ جب شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی تو اسے احساس ہوا کہ اسکی آنکھیں لال ہو گئی ہیں۔ اپنے ہاتھ کونل کے نیچے رکھتے ہوئے اسکا دل کر رہا تھا یہ اس اجنبی کا لمس کسی طریقے سے خود پر سے مٹا دے۔ نجانے زندگی قسمت میں اس کے لیے کیا لانے والی تھی۔ ریڈرز اقرا ہمدان کا دوسرا کپل ہے ناول میں۔ امید ہے سب کو آج کی قسط اچھی لگی ہوگی۔ اپنی رائے ضرور دیں۔ جاری ہے۔

ریڈرز کی سالگ رہا ہے سب کو ناول۔ جلدی سے کمٹ کریں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com  
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے

سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com